

جسم پر کندہ کاری یہ آرٹ صرف زینت نہیں بلکہ ایک مکمل زبان ہے

جسم پر کندہ کاری کی روایات دنیا کی قدیم ترین ثقافتی علامتوں میں سے ایک ہیں۔ ان روایات میں انسان اپنے جسم کو ایک کینوس کے طور پر استعمال کرتا ہے، جس پر رنگ، نشانات، کندہ کاری یا مختلف ڈیزائن بنائے جاتے ہیں۔ خاص طور پر چہرے پر بنائے جانے والے نقوش نہ صرف خوبصورتی کے لیے ہوتے ہیں بلکہ یہ شناخت، حیثیت، مذہبی عقائد اور قبائلی تاریخ کی علامت بھی ہوتے ہیں۔ یوں کہا جاسکتا ہے کہ بعض معاشروں میں انسان کا چہرہ ہی اس کی زندہ تاریخ بن جاتا ہے۔ دنیا کے مختلف حصوں میں جسمانی آرٹ کی روایات ہزاروں سال پرانی ہیں۔ افریقہ، اوشیانا، ایشیا اور لاطینی امریکہ کے قبائلی معاشروں میں چہرے اور جسم پر آرٹ بنانے کا رواج آج بھی کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے۔ یہ آرٹ صرف زینت نہیں بلکہ ایک مکمل زبان ہے جو بغیر بولے انسان کی کہانی بیان کرتی ہے۔

افریقہ کے کچھ قبائل میں چہرے پر مخصوص نشان بنانا بلوغت، بہادری یا شادی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر بعض قبائل میں لڑکوں کے چہروں پر مخصوص کٹ یا نشانات بنائے جاتے ہیں تاکہ یہ ظاہر ہو کہ وہ اب بالغ ہو چکے ہیں اور قبائلی ذمہ داریوں کے قابل ہیں۔ یہ نشانات ہمیشہ کے لیے رہتے ہیں اور انسان کی شناخت کا حصہ بن جاتے ہیں۔

اوشیانا کے علاقے، خاص طور پر نیوزی لینڈ کے ماوری لوگ، چہرے کے آرٹ کو تا مو کو کہتے ہیں۔ یہ صرف ڈیزائن نہیں بلکہ ایک مکمل نسب نامہ ہوتا ہے۔ ہر لکیر اور ہر نقش انسان کے خاندان، مقام اور زندگی کی کہانی بیان کرتا ہے۔ ماوری ثقافت میں چہرے پر نقش بنوانا ایک مقدس عمل سمجھا جاتا ہے اور یہ عزت، وقار اور شناخت کی علامت ہے۔

ایشیا میں بھی جسم پر کندہ کاری کی روایات ملتی ہیں۔ کچھ قبائلی علاقوں میں عورتیں اور مرد چہرے پر مخصوص رنگ یا

قدرتی مواد سے ڈیزائن بناتے تھے۔ یہ ڈیزائن کبھی شادی کے لیے، کبھی مذہبی رسومات کے لیے اور کبھی موسم یا تہواروں کے موقع پر بنائے جاتے تھے۔ بعض جگہوں پر یہ آرٹ بدروحوں سے بچاؤ یا حفاظت کی علامت بھی سمجھا جاتا تھا۔

لاٹینی امریکہ کے قدیم قبائل، جیسے مایا اور ازٹیک تہذیبیں، جسم اور چہرے پر آرٹ کو روحانی طاقت سے جوڑتی تھیں۔ ان کے لیے جسم پر بنے ہوئے نقش دیوتاؤں سے تعلق اور روحانی دنیا سے رابطے کی علامت تھے۔ جنگجو اپنے چہروں کو خاص رنگوں سے سجاتے تھے تاکہ دشمن پر رعب ڈال سکیں اور اپنی بہادری ظاہر کر سکیں۔

جسم پر کندہ کاری صرف ماضی کی چیز نہیں ہے۔ آج بھی دنیا بھر میں مختلف شکلوں میں یہ روایت موجود ہے۔ ٹیٹو، فیس پیئنگ، سکارفیکیشن اور کاسمیٹک آرٹ جدید شکلیں ہیں۔ آج کے دور میں لوگ اپنے چہرے یا جسم پر آرٹ کو ذاتی اظہار، فیشن یا یادگار کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اگرچہ جدید دور میں جسم پر کندہ کاری زیادہ تر فیشن یا آرٹ سمجھا جاتا ہے، لیکن قبائلی معاشروں میں یہ اب بھی شناخت اور روایت کا حصہ ہے۔ وہاں ایک شخص کا چہرہ صرف اس کی ظاہری شکل نہیں بلکہ اس کی پوری زندگی کی کہانی ہوتا ہے۔ اس طرح جسم پر کندہ کاری کی مہارت انسان کو اس کے خاندان، برادری اور تاریخ سے جوڑتا ہے۔ تاہم اس روایت کے کچھ چیلنجز بھی ہیں۔ جدید تعلیم اور شہری زندگی نے کئی جگہوں پر ان قدیم روایات کو کم کر دیا ہے۔ کچھ لوگ اسے پرانی یا غیر ضروری روایت سمجھتے ہیں، جبکہ دوسرے اسے ثقافتی ورثے کے طور پر محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انسانی حقوق کے ماہرین اس بات پر زور دیتے ہیں کہ جسم پر کندہ کاری ہمیشہ رضامندی اور ثقافتی احترام کے ساتھ ہونا چاہیے۔

جسم پر کندہ کاری ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ انسان اپنی شناخت صرف الفاظ سے نہیں بلکہ اپنے جسم، رنگوں اور نشانات سے بھی بیان کر سکتا ہے۔ یہ ایک ایسی زبان ہے جو وقت، ثقافت اور تاریخ کو جوڑتی ہے۔ چہرے پر بننے والے یہ نقش صرف آرٹ نہیں بلکہ انسان کی زندگی کی کہانی ہیں۔ یہ ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ ہر معاشرہ اپنی تاریخ کو مختلف انداز میں محفوظ کرتا ہے، اور بعض اوقات یہ تاریخ کتابوں میں نہیں بلکہ انسان کے چہرے پر لکھی ہوتی ہے۔